JOIN
فرینڈز کارنر ڈاٹ کام
ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں آپ بھی
اردو شاعری، پاکستانی ڈشز، ٹی وی ڈرامہ، انٹرٹینمنٹ، ٹیوٹوریل، سیاسی ٹاک شوز

نارسائی

خالد شریف

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

انتساب

انیلا کے لیے

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

فہرست

خالد شریف ۔۔رگِ سنگ سے موجِ رنگ
کشید کرنے والا فن کار۔۔محسن نقوی

غزلیں، نظمیں

۱ ۔۔۔میں گنہ گار
۲ ۔۔۔ اے کہ میں تیرے لیے تھا اور تُو میرے لیے
۳ ۔۔۔ دوستوں کے درمیاں
۴ ۔۔۔ احباب سب بضد تھے کہ گوہر تراشنا
۵ ۔۔۔ جب سے قلم کو خامۂ مانی بنالیا
۶ ۔۔۔ اپنی صُورت دیکھنا اور آئینوں کو چُومنا
۷ ۔۔۔ سوال
۸ ۔۔۔ دل اپنے آپ بھر آیا تو میں نے پھر سوچا
۹ ۔۔۔ وہ تو گیا اب اپنی اَنا کو سمیٹ لے
۱۰۔۔۔ یوں ہر اک کاغذ اُٹھا کر چاک کرنا کیا ہوا
۱۱۔۔۔ نارسائی ہے کہ تُو ہے کیا ہے
۱۲۔۔۔ ایک خط
۱۳۔۔۔ رُکے ہوئے ہیں کہ ہم حالتِ سفر میں ہیں
۱۴۔۔۔ مِلا ہی تھا تو پھر اپنوں کی طرح ملنا تھا
۱۵۔۔۔ سائے پگھل رہے تھے

www.FriendsKorner.com/Forum

۱۶۔۔۔ پتّیاں پھُولوں کی بکھریں راستے کی ڈھال پر

۱۷۔۔۔ درختوں سے جُدا ہوتے ہوئے پتّے اگر بولیں

۱۸۔۔۔ ہمدمِ دیرینہ

۱۹۔۔۔ زخم رِسنے لگا ہے پھر شاید

۲۰۔۔۔ چارہ گر سارے پریشاں ہیں کہ یہ سب کیا تھا

۲۱۔۔۔ میں ایک عُمر اُسے بحروبر میں ڈھونڈتا تھا

۲۲۔۔۔ لہو بونے کو بھی جی چاہتا ہے

۲۳۔۔۔ رُخصت ہُوا تو بات مِری مان کر گیا

۲۴۔۔۔ دوست بن کر بھی ہمارے نکتہ چینوں میں رہے

۲۵۔۔۔ دوست

۲۶۔۔۔ پھر تیرے پاس ہوں اور کشمکش

۲۷۔۔۔ نہیں کہ منزلِ اظہار تک رسائی نہیں

۲۸۔۔۔ اُسے تو کھو ہی چکے پھر خیال کیا اُس کا

۲۹۔۔۔ ہے کرب ہجر میں وہی جو ہے وصال میں

۳۰۔۔۔ تُم نے بھی کون سا چاہا تھا مُجھے

۳۱۔۔۔ جُدائی کا سال

۳۲۔۔۔ اے شبِ ہجر تری خیر کہ ہم

۳۳۔۔۔ ایک شعر

۳۴۔۔۔ تجدیدِ ملاقات

۳۵۔۔۔ لُہو اُچھال گیا ہے غبار آنکھوں میں

۳۶۔۔۔ مہرباں کوئی نظر آئے تو سمجھوں تُو ہے

۳۷۔۔۔ آئینے سے شمع گُل کرنا پڑے

۳۸۔۔۔ تہمتیں یاد آ رہی ہیں

www.FriendsKorner.com/Forum

۳۹۔۔۔ جس کو پا کر ہم یہ سمجھے تھے کہ کُچھ کھویا نہیں

۴۰۔۔۔ خُود رو گلابوں کی خُوشبو

۴۱۔۔۔ اگرچہ خوف کے عالم میں خواب ختم ہُوا

۴۲۔۔۔ ناکام حسرتوں کے سِوا کُچھ نہیں رہا

۴۳۔۔۔ میرے تنہائی کے دن تم مجھے واپس کردو

۴۴۔۔۔ شبِ تارِ بر شگال

۴۵۔۔۔ کیا یہ کافی نہیں

۴۶۔۔۔ شام

۴۷۔۔۔ پھر کوئی یاد آ گئی جیسے

۴۸۔۔۔ منظروں کے لیے پناہیں دیں

۴۹۔۔۔ تمام شہر میں وہ نقشِ پا تلاش کروں

۵۰۔۔۔ خواب درخواب لکھ رہا ہوں میں

۵۱۔۔۔ اب تو یُوں لگتا ہے جیسے تجھے دیکھا ہی نہ تھا

۵۲۔۔۔ سفر کا ذوق ہی کچھ تو مسافروں میں نہ تھا

۵۳۔۔۔ طلسم جب سے نہاں ہوگئے ہیں لہروں میں

۵۴۔۔۔ کسی کو دیکھوں تو ماتھے پہ ماہ و سال ملیں

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

خالدشریف

رگِ سنگ سے موجِ رنگ کشید کرنے والا فن کار

غالباً اگست ۷۳ء کی بات ہے۔ مری میں کل پاکستان مشاعرہ تھا ' اگست میں مری کی رونقیں پورے عروج پر ہوتی ہیں۔ مال روڈ پر ہنستے مسکراتے چہروں کی کہکشاں سج جاتی ہے۔ ہر طرف رنگ ہی رنگ' خوشبو ہی خوشبو' قہقہے ہی قہقہے' جیسے زندگی لمحہ لمحہ رقص کے دائرے بُن رہی ہو۔۔۔فضا دُھلی دُھلی' ہوا نکہتیں چھڑکتی ہوئی' آنکھوں میں محبتیں' ہونٹوں پر کچّی کلیوں کی سادہ شگفتگی' موجِ خرامِ یار کی شوخیاں ہر طرف گُل کترتی نظر آتی ہیں' گویا فضا میں غزلوں کی دھنک بکھر جاتی ہے۔ میں اگست ۷۳ء کی بات کر رہا ہوں۔ مری میں کل پاکستان مشاعرہ تھا۔ قتیلِ شفائی' مظفر وارثی اور میں اکٹھے لاہور سے مری پہنچے رات کو جناح ہال میں مشاعرہ تھا۔ ہم مشاعرہ میں پہنچے تو محفل شنیدنی سے زیادہ دیدنی تھی' سامعین کا مزاج موسم کی طرح شرارت پر تُل اہوا مگر جچی تلی شرارت' خوبصورت فقرے بازی' بھرپور داد اور اُجلے اشعار کی بارش میں جیسے ذہن بھیگ بھیگ جاتے' ترتیب کے مطابق پنڈی کے شعراء کو میزبانی کا فرض ادا کرنا تھا۔۔۔میزبان شعراء میں کافی شعراء کے بعد اچانک ایک نوجواں شاعر کو زحمتِ کلام دی گئی' یہ شاعر میرے پاس ہی بیٹھا تھا ' جب مائیک پر آیا۔۔۔ تو پہلے ہی شعر میں سامعین کے دل موہ لیے' خوبصورت غزل' دلکش لہجہ' نکھری نتھری زبان' سُلجھا ہوا انداز' داد لینے کا سلیقہ تیکھے تیور' ہونٹوں پر سنجیدہ مسکراہٹ کی ہلکی سی لکیر' کُھلی پیشانی ' سانولے سویرے کی سی رنگت' کچھ کھلتی ہوئی کچھ گھلتی ہوئی' سوچتی ہوئی آنکھیں جو شفاف شیشوں کے غلاف میں بھی اپنا تبسّم چھپا نہ سکیں' قد میں سوداؔ کے قصیدے کی اُڑان ' رفتار میں منزل کو پالینے کا اعتماد' گفتگو میں خنک چشموں کا بہاؤ ۔۔۔جستجو میں سمندر کے مدوجزر کار چاؤ دیکھنے میں سادہ' ملنے میں خلیق اور تعلقات استوار کرنے میں سچّا اور کھرا دوست' وہ غزل پڑھتا رہا اور میں اس کی شخصیت کو غزل کی میزان میں تولتا رہا۔۔۔ اس نے ساری غزل گویا بار بار سُنائی تھی' جب واپس آیا تو میں نے خود سے اُسے قریب بیٹھنے کے لیے جگہ چھوڑی' اُسے داد دی' اُس نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا اور پھر ہم مشاعرہ سننے میں مصروف ہو گئے۔ مشاعرہ ختم ہوا ' اُس سے تفصیلی تعارف ہوا ' اور وہی تعارف آج تک اپنا سچ نبھا رہا ہے' یہ نوجوان اور تیکھے لہجے کا شاعر خالدشریف تھا ' جو اُس وقت پنڈی کی ادبی محفلوں کی جان تھا اور آج کل

لاہور کے ادبی شب و روز کا نبض شناس ہے خلدشریف سے پہلی ملاقات ۷۳ء میں ہوئی تھی' اُس نے اس وقت سرسری طور پر بتایا تھا کہ وہ ادب اور شاعری پر کتابیں شائع کرتا ہے' اُس نے مجھ سے بھی وعدہ لیا کہ میں اپنے مجموعے کی اشاعت اُسی کے ادارہ سے کراؤں گا اور جب ۷۷ء میں اُس سے دوسری ملاقات ہوئی تو وہ اپنے اشاعتی ادارے ''ماورا پبلیشرز'' سمیت کافی قد آور ہو چکا تھا۔ میں نے ''برگِ صحرا'' کا مسوّدہ اُسے دیا اور اُس نے اس کی اشاعت میں اپنے تخلیقی جزبوں اور اُجلی سوچوں کا اظہار اس انداز سے کیا کہ مجھے اُس کی محبتوں کا مقروض ہونا پڑا۔

خالدشریف کی شخصیت کے کئی پہلو اس وقت میرے سامنے ہیں ، ایک ریسلا اور قدآور شاعر،ایک سَچّا اور سُچّا انسان ، ایک محنتی اور ذہین قانون دان ، دیانت دار بزنس مین ،ایک جدّت پسند ایڈیٹر ، معیاری مرتّب اور بہت بڑے اشاعتی ادارے کا سربراہ ،مجھے احساس ہے کہ اگر میں اُس کی شخصیت کے ہر پہلو کو زیرِ بحث لاؤں تو موضوع کا ہر زاویہ دامنِ دل سے وسعتیں طلب کرتا جائے گا اور بات بہت بڑھ جائے گی۔یہاں مجھے اُس خالدشریف کے خدوخال دیکھنا ہیں جو معتدل مزاج کے ساتھ اپنی زندگی کے ہر شعبہ سے انصاف کرتا ہے اور اپنی شخصیت کے ''بےستوں'' سے فن اور کردار کی ''جُوئے شیر'' کا سُراغ لگانے اور ایک عرصہ سے اپنی آواز کو ''ہوابُرد'' کرنے میں مصروف ہے ۔لیکن ایسی جلدی بھی کیا؟

وہ کبھی انکم ٹیکس آفیسر تھا اور لوگوں کی جائیداد کا شجرۂ نسب مرتب کرنا اُس کا منصب تھا۔۔۔ اُس وقت غالبؔ کا یہ اعتراف کہ ع بن اہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اِتراتا۔۔۔ اُسے گھورتا تو وہ سوچوں میں گم ہوکر رہ جاتا آخر ایک دن اُس نے نوکری کرنے والے خالدشریف کو دفتر کی کرسی پر'' حنوط '' کیا اور خود '' ماورا ''کے دفتر میں واپس آ گیا۔

یہاں کتنے شاعروں کے مسّودے ،کتنی غیرمطبوعہ تحریریں ،کتنے ناول اور تنظیمیں اُس سے اپنا حق مانگ رہی تھیں ، وہ کتابیں چھاپنے میں مصروف ہوگیا ، اور اگر کسی کتاب کی اشاعت اُس کے ناشر کی ذہانت اور ذہنیت کی عکّاس ہوسکتی ہے تو '' ماورا '' کی کتابوں کا معیار دیکھ کر خالدشریف کی اُجلی شخصیت کے خدوخال کا اندازہ لگانے میں آپ کو زیادہ دیر نہیں لگے گی ، وہ دوسرے فنکاروں کی کتابیں اس توجّہ اور سلیقہ سے شائع کرتا ہے جیسے وہ ایک ہی کتاب کے کئی ایڈیشن شائع کرتا ہے مگر ہر ایڈیشن میں کوئی نہ کوئی نیا انداز ، نیا سلیقہ اُس کی انفرادیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اس سلسلے میں وہ عجیب طرح کا '' رسک'' لیتا ہے۔ وہ سُود وزیاں سے بالاتر ہوکر سوچتا ہے۔

www.FriendsKorner.com/Forum

خالدشریف اپنی فنی کاوشوں کے سلسلے میں " تحسینِ دوستاں اورطعنِ حریفاں " سے بے نیاز رہتا اور اپنی دُھن میں مگن رہتا ہے۔ اُسے اپنی ذات میں چُھپے ہوئے نوادرات کو تلاشنے اور تراشنے کا اتنا شوق ہے کہ باہر کے شور نے کبھی بھی اُس کی سوچ کے تسلسل میں خلل انداز ہوکر اُس کی ذات کی کرچیوں کی نمائش کرنے پر اُسے مجبورنہیں کیا۔۔۔ نہ ہی اپنی ذات کے کرب کا واویلا کرنے کی خواہش میں سوتے میں کبھی اُسے چونکایا ہے۔ وہ ذات اورکائنات کے درمیان فاصلوں اور فیصلوں کو فنکار کی فنی تکمیل کی راہ میں ہمیشہ دیوارسمجھتا ہے اور ہمیشہ اپنے فن کو ذات اور کائنات کے درمیان وسیلے کی ایک ایسی نامحسوس سی لکیرسمجھتا ہے جو ٹوٹ جائے تو دونوں کی اِکائی منتشر ہوکر رہ جاتی ہے اور پھر ان دونوں کے درمیان رابطوں کے تمام سلسلے منقطع ہو کر ایک دوسرے کو مخالف سمتوں میں تقسیم کردیتے ہیں۔ خالدشریف زندگی کواُس کی تمام تر توانائیوں اور رعنائیوں سمیت تسلیم کرتا ہے۔ اس کی نگاہ ظاہر سے باطن کی طرف سفر کرتے ہوئے تمام مراحل کی مشقّتوں سے آگاہ ہو کر تہہ میں چھُپے ہوئے بھیدوں کا اشاریہ ترتیب دیتی ہے ، وہ محبّت کے کسی ماورائی حصار میں مقید ہونے کی بجائے رشتوں اور رویّوں سے اپنے فن کے خدوخال تراشنے کاعادی ہے۔

وہ انسانی جذبوں کا مصّور ہے ، خالص انسانی جذبے جو مچلنے لگیں تو روایات کی پیشانی پر پسینہ آجائے ، خالدنے اپنی شاعری میں نہ تو مافوق الفطرت مضامین کا پگھلا ہوا سیسہ انڈیلنے کی کوشش کی ہے اور نہ ہی وہ فہم وادراک کی شاداب وادیوں سے پرے اُلجھے ہوئے عجزِاظہار کے سنگلاخ جزیروں کی بانجھ زمینوں میں سفر کرنے کا عادی ہے۔ بلکہ جذبوں کی محسوس ہوتی ہوئی سچائیوں کو انتہائی بلیغ انداز میں قاری کی سماعت اور بصارت تک امانت کے طور پر پہنچا دینا اُس کا منصب ہے۔ اس منصب کے لیے نہ تو وہ کسی قسم کا جبرقبول کرتاہے اور نہ ہی کسی " نظریاتی پابندی " کے مرض میں مُبتلا ہے۔ اُس کی تمام تر کو مٹ منٹ اپنی زندگی سے ہے،اپنی زندگی سے وابستہ زاویوں اور ذائقوں سے ہے ، اپنے اردگرد کے ماحول سے اور ماحول میں بکھری بارونق رعنائیوں سے ہے ، اس کے شعر پڑھتے ہوئے یوں لگتا ہے جیسے کوئی مسافر شفاف رستوں پربکھری ہوئی چاندنی میں نہائے پھولوں ، بھیگی خوشبوؤں ، لہراتی ہواؤں اور رقص کرتے دائروں میں گھرِکر اپنے ہمسفروں کو بیتے دنوں کی کہانی سنا رہا ہوکہ یوں زندگی کا طویل سفرآبلہ پائی کی مشقّت کے احساس کے بغیرکٹ جائے۔۔۔ اور اُس کے ساتھ سفرکرنے والوں کی تھکن سے چُور آنکھیں پھر سے

www.FriendsKorner.com/Forum

جاگتے منظروں سے رنگوں کے ذائقے مستعار لے کر جی اٹھیں ۔

خالدشریف جانتا ہے کہ نارسائی کے اضطراب اور نایافت کی خلش سے ہی سانسوں کا سرگم ترتیب پاتا ہے۔ اُسے اِس کرب سے بھی آگاہی ہے کہ فن کی تخلیق کے لمحے فنکار کو کِس کِس قیامت کی تپش میں مُبتلا رکھتے ہیں۔ وہ رگِ سنگ سے موجِ رنگ کشید کرنے کے عمل سے آگاہ ہی نہیں بلکہ یوں ہے کہ فن کے اس پُرہول" نینوا " میں فکر کے خیام پر جب لشکرِ اعدا کی آگ میں بجھے ہوئے تیروں کی بارش ہوتی ہے تو وہ اپنے دامنِ دل کی خاکستر میں انگلیوں سے اپنے عہد کا منظر نامہ لکھتا اور اپنے بعد آنے والوں کے لئے اس منظرنامہ کو لوحِ زماں پر ثبت کر کے اپنی نادیدہ منزلوں کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔

خالدؔ کی شاعری میں اُسکی اپنی شخصیت کی طرح کسی قسم کا اُلجھاؤ یا گنجلک نہیں۔ وہ ریشم ریشم سوچوں اور کُھلے کُھلے موسموں اور دُھلی دُھلی بستیوں میں کچّی پگڈنڈیوں پر فن کی بانسری سے فکر کے مدھر گیتوں اور امن کے ترانوں کی لَے چھیڑتا ہوا گزر جاتا ہے ، اس کی آنکھیں آسمان پر اُڑتی فاختاؤں کی منتظر ہیں اور پاؤں زمین کے سینے سے پھوٹتی ہوئی کونپلوں کی کنواری باس کے ساتھ ساتھ سفر کرنے میں مصروف ہیں۔

خالدؔ کسی مخصوص طبقے ، مخصوص قبیلے کے لیے شاعری نہیں کرتا اور نہ ہی صرف اپنے آپ کو سُنانے کے لیے شعر کہتا ہے ، بلکہ اُس کا فن اندھیروں کی بستی میں کھلے گھر کی منڈیر پر چلتے ہوئے اُس چراغ سے مشابہت رکھتا ہے۔۔۔ جو دُور سے گزرتی ہوئی ہواؤں کو اپنے " ہونے " کا احساس دلاتا ہے ، قریب سے گزرتے مسافروں کو راستے کا سُراغ بتاتا ہے اور اندھی رات کے نڈھال لمحوں کو سحر ہونے تک زندہ رہنے کا حوصلہ دیتا ہے وہ نظم اور غزل دونوں میں نہایت تیکھا اور موثر اسلوب رکھتا ہے ، اُس کی غزل میں جو کاٹ ہے وہی نظم میں بھی واضح انداز میں محسوس ہوتی ہے۔ اور یہ اسلوب اُس نے کسی سے مستعار نہیں لیا ، بلکہ اپنے ہی تجربے کی تلخی ، مشاہدے کی جراحت ، جذبے کی حدّت اور فکر کی شدّت سے تراشا ہے۔

www.FriendsKorner.com/Forum

میں حیران ہوتا ہوں کہ مصروف ترین زندگی میں وہ اتنا وقت کہاں سے بچا لیتا ہے کہ ایسے عمدہ اشعار اور اتنی معیاری نظمیں تخلیق بھی کرتا ہے ، انہیں سوچتا بھی ہے ، اُن کا احتساب بھی کرتا ہے اور پھر اُن کو محفوظ بھی رکھتا ہے ، ورنہ شعر سوچنے اور اچھا شعر سوچنے کے لیے تو دِل و دماغ کو تمام رشتوں اور روبّوں سے کچھ وقت کے لیے ہی سہی تنہائی کے کرب ناک لمحوں سے گزرنا پڑتا ہے

یقیناً یہ کرب جو اُسے ہجوم میں بھی تنہا رکھتا ہے ،اُس کے اندر گونجتے گرجتے لہو میں رچ بس گیا ہے ، کہ جب بھی کوئی احساس جذبہ و خیال کے تار سے چھوجائے تو اظہار کا حق بھی مانگتا ہے اور یہ حق فنکار کو ہرصورت میں ادا کرنا ہوتا ہے ، خواہ وہ خود کتنا تقسیم کیوں نہ ہوچکا ہو۔

" نارسائی " خالدشریف کی نکھری ہوئی سوچوں ،آج کے مُنہ زور جذبوں اور کل کے وسوسوں اور اندیشوں کا واضح عکس ہے ، جس کا ہرشعر اپنی جگہ اندر کے سچ کی گواہی اور ہرنظم فکری کج کلاہی کی شہادت ہے۔۔۔مجھے یقین ہے کہ "نارسائی " کا ہر لفظ آپکی سماعت اور بصارت کے مشترکہ راستوں سے آپ کے دل و دماغ کی تہہ میں بکھرے ہوئے کرب کو اتنی دیر تک ضرور جگائے گا کہ آپ ماضی کی طرف مڑ کے دیکھ سکیں ، حال سے نظر مِل اسکیں اور مستقبل کے خوابوں کی کُہر کے پیچھے اُبھرتی ہوئی تحریروں کو پڑھ سکیں۔

محسن نقوی۔لاہور

۲۳، فروری ۱۹۸۹ء

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

☆☆☆

میں گنہگار
جس کو نہ اپنی خطا پر ندامت ہُوئی
اور نہ توبہ کی توفیق تھی
میں ہمیشہ ترے سائے میں تھا
مگر اُس کی ٹھنڈک سے محروم تھا
میں تری روشنی کو نہاں خانۂ دل میں رکھے ہُوئے
اپنے تاریک چہرے کو اپنے شب و روز کا آئینہ جانتا تھا
مگر میرا دل مانتا تھا
کہ مجھ میں کوئی مجھ سے برتر ہے
جو نُور ہے اور ٹھنڈک ہے
جو میری ساری خطاؤں کے باوصف مجھ سے محبّت کیے جا رہا ہے
جو میرے سارے گناہوں کے باوصف میرے لیے نیکیاں سوچتا ہے

خالدشریف

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

☆

اے کہ میں تیرے لیے تھا اور تُو میرے لیے
اب ترے ہاتھوں پہ لکّھا ہے لہُو میرے لیے

میری بکھری ٹکڑیوں میں پھُوٹنے والے ہیں پَر
میرے قاتل جال پھَیلا چار سُو میرے لیے

کاش ایسا ہو کہ اب کے بے وفائی مَیں کروں
تُو پھرے قریہ بہ قریہ کُو بہ کُو میرے لیے

میں تو لا محدود ہو جاؤں سمندر کی طرح
تو بہے دریا بہ دریا جُو بہ جُو میرے لیے

پھر زمیں کی سسکیاں اپنی لگیں خالدؔ مجھے
پھر ہُوا ہے جشنِ مرگِ آرزُو میرے لیے

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

☆

دوستوں کے درمیاں
دشمنوں کے درمیاں

پیاس کے صحرا میں ہم
کر گسوں کے درمیاں

پٹّیاں کھلا گئیں
کاغذوں کے درمیاں

لفظ دُھند لے ہوگئے
آئینوں کے درمیاں

چاندنی کا تھال ہے
پانیوں کے درمیاں

چند ویرانے بھی ہیں
بستیوں کے درمیاں

بے بسی کی بات تھی
خواہشوں کے درمیاں

کیا حکایت و فن تھی
اِن لبوں کے درمیاں

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

خالدؔ اپنی ذات تھی
سازشوں کے درمیاں

خالدؔ اپنی ذات تھی
سازشوں کے درمیاں

☆

احباب سب بضد کہ گوہر تراشنا
اور دل یہ کہہ رہا تھا کہ پتّھر ترا شنا

داخل تو ہو گئے ہو بدن کے حصار میں
یہ کوہِ بے ستوں ہے سنبھل کر تراشنا

تیشے کو آب دی ہے لہوٗ کی ترنگ سے
آساں نہیں خیال کے پیکر تراشنا

پہلے تو زخم زخم پہ انگور ڈھونڈنا
پھر آپ اپنے واسطے پتّھر تراشنا

www.FriendsKorner.com/Forum

چنگاریاں سی بھرنے لگی ہیں بدن میں پھر
موجِ ہوائے شہر مرے پر تراشنا

فرصت مِلے جو تاج کی تعمیر سے کبھی
ننّھا سا پُرسکون سا اِک گھر تراشنا

☆

جب سے قلم کو حنامئہ مانی بنا لیا
ہم نے جگر کے خون کو پانی بنا لیا

یوں ہم نے شہر شہر تری داستاں کہی
ہر سنگِ رہ کو دشمنِ جانی بنا لیا

میں نے پرودئے ترے بالوں میں سرخ پھول
اور اپنے روز و شب کو کہانی بنا لِیا

کیا جانے کس خیال میں اُٹھی تھی وہ نظر!
اور ہم نے اُس سے شہرِ معانی بنا لیا

سب محوِ خواب ہوں تو مہک اس کی جاگ اُٹھے
ہم نے غزل کو رات کی رانی بنا لیا

خالدؔ وہ سانحہ تو اُسے یاد بھی نہیں
جو ہم نے عمر بھر کی نشانی بنا لیا

www.FriendsKorner.com/Forum

☆

اپنی صورت دیکھنا اور آئینوں کو چُومنا
چاندنی کی نرم کرنو ! پربتوں کو چُومنا

پھر سنورنے کی رُتیں آئی ہیں پھر مہکے ہیں پھول
پھر وہی بھونروں کا اَن چھُوئے گلُوں کو چومنا

دوپہر ڈھلتے ہی اپنے آپ سے ہونا جُدا
شہر سے باہر نکلنا پتّھروں کو چُومنا

صبح کی چنچل ہَوا جب اس کے گھر سے ہو گزر
اس کے رخساروں پہ لہراتی لٹوں کو چومنا

اے مری جاں خاک ہو جانا اور اس کی یاد میں
اس کی آنکھوں جیسے نیلے پانیوں کو چومنا

موج کی صورت پٹخنا سر کو اپنے سنگ پر
پتّھروں کو چاہنا یا ساحلوں کو چُومنا

یوں ہُوا جیسے کنواں پیاس کے پاس آپ آ گیا
ورنہ اپنے بس میں کب تھا اُن لبوں کو چُومنا

رات بھر خالدؔ ستارے ٹانکنا الفاظ کے
اور دن بھر اپنی لِکّھی لائنوں کو چُومنا

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

سوال

میں تو بس یہ جانتا ہُوں
وہ اگر میرا ہے
وہ آنکھیں وہ بانہیں وہ نگاہیں
گیسوؤں کی وہ پناہیں
گر مری ہیں
وہ بدن کا لوچ وہ باتوں کا افسوں
وہ مدھر پاکیزگی ، شوخی ، حیا
فطرت کا وہ اُجلا سجیلا پن
وہ لب لعلِ بدخشاں
اور ماتھے پر اُبھرتے وہ سویرے
گر مِرے ہیں
گفتگو کا فن کہ لفظوں کا مقدّر جاگتا ہو
خامشی کا وہ تقدّس کہ تکلّم سر نگوں ہو
مسکراہٹ ، کِھلتی کلیوں کا تحیّر
گنگناہٹ ، زندگی کی لہر
چاہت ، خواب دیسوں میں کِھلے خودرَو گلابوں کی طرح
خود سر بھی اور حسّاس بھی
نازک بھی اور پُر خار بھی
گر یہ سبھی کچھ ، یہ سبھی کچھ میرا اپنا ہے
وہ میرا ہے
تو پھر میں کس لئے آوارہ پتّوں کی طرح صحرا بہ صحرا
کُو بہ کُو قریہ بہ قریہ پھر رہا ہُوں

www.FriendsKorner.com/Forum

☆

دل اپنے آپ بھر آیا تو میں نے پھر سوچا
یہ ہم سخن بھی گنوا یا تو میں نے پھر سوچا

پھر اُلٹے قدموں اِسی سمت لَوٹ آنا ہے
جو اُس نے پاس بُلایا تو میں نے پھر سوچا

وہ چاندنی ہے اُسے میں کہاں رکھوں گا بھلا
جو وقت ملنے کا آیا تو میں نے پھر سوچا

بہت دنوں سے میں بھُلا ہُوا تھا یاروں کو
کسی نے زخم لگایا تو میں نے پھر سوچا

☆

وہ تو گیا، اب اپنی اَنا کو سمیٹ لے
اے غمگسار! دستِ دعا کو سمیٹ لے

www.FriendsKorner.com/Forum

بالوں میں اپنے ڈال لے اب خاک کوئے یار
بانہوں میں اُس گلی کی ہَوا کو سمیٹ لے

مٹّی کی اِک لکیر بھی کہہ دے گی داستاں
چلنے کا شوق ہے تو روا کو سمیٹ لے

ان آبلوں کی روشنی بھٹکے گی شہر میں
اے کوچہ گردا گردشِ پا کو سمیٹ لے

لفظوں کو ترک کردے کہ اِن کو نہیں ثبات
آنکھوں میں آج اپنی وفا کو سمیٹ لے

بس ایک چُپ ہی تیرے لبوں پر سجی رہے
بس اپنے دل میں سیلِ بلا کو سمیٹ لے

چہرے پہ اہلِ شہر کی آنکھیں سجا کے چل
ورنہ ہجومِ سنگِ سزا کو سمیٹ لے

خالدؔ کبھی تو تذکرۂ جاں سنا ہمیں
اپنی صدا میں خوفِ صدا کو سمیٹ لے

☆

یوں ہر اِک کاغذ اُٹھا کر چاک کرنا کیا ہُوا
خاک کی خواہش میں کود کو خاک کرنا کیا ہُوا

یہ بھی کوئی بات ہے کہ مُسکرانا بھی نہیں
ہر بہانے آنکھ کو نمناک کرنا کیا ہُوا

www.FriendsKorner.com/Forum

خواہشیں معصوم کلیاں ہیں مہکنے دو انھیں
شہرِ دل کو خواہشوں سے پاک کرنا کیا ہُوا

پیارے پیارے تذکروں کا شہد کانوں میں گھُلے
ذہن کو وقفِ خس و خاشاک کرنا کیا ہُوا

کیسے یخ بستہ سلیقے میں مقیّد ہے حیات
بے طرح پھرنا گریباں چاک کرنا کیا ہُوا

کیوں بدن پر چھا گئے خالدؔ کڑی باتوں کے نیل
وہ ترا فن زہر کو تریاک کرنا کیا ہُوا

☆

نارسائی ہے کہ تُو ہے کیا ہے
یاد کر کے جسے جی ڈُوبا ہے

اے غمِ جاں ترے غم خواروں کا
صبر اب حد سے سوا پہنچا ہے

آئینہ تھا کہ مرا پیکر تھا
تیری باتوں سے ابھی بکھرا ہے

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

آنکھ کس لفظ پہ بھر آئی ہے
کون سی بات پہ دل ٹوٹا ہے

میرے ہاتھوں کی لکیروں میں کوئی
زندگی بن کے چھپا بیٹھا ہے

مُردہ دل ہم بھی نہ تھے پر اب کے
حادثہ ہم پہ عجب گزرا ہے

اب سے پہلے کئی صدیاں پہلے
جیسے خود کو بھی کہیں دیکھا ہے

آسماں جھانک رہا ہے خالدؔ
چاند کمرے میں مرے اُترا ہے

ایک خط

چمن زادوں سے کہنا
دل نے ایسے زخم کھائے ہیں
وہ صدمے آزمائے ہیں
کہ اب لحنِ ہوا میں وحشتِ افتاد گی ہے
اور نہ اندھی آنکھ خوابوں کو ترستی ہے

www.FriendsKorner.com/Forum

چمن زادوں سے کہنا
تم نے وہ باتیں بھلا دیں تھیں
تو اب کیوں دل کو خانوں میں مقیّد کر رہے ہو
جانتے ہو
ہم تو ذوقِ قیدِ ہستی کے پُرانے خوشہ چیں ہیں
جانتے ہو
ہم نے صدیوں کی گراں خوابی کو خود اپنا مقدر کر لی تھا

جانتے ہو
وحشتِ افتادگی لذّت ہے
اور لذّت تو زخموں کے عقب سے آنے والی
اُس حرارت کو کہا کرتے ہیں
جو صدموں کو کندن کر دیا کرتی ہے

☆

رُکے ہُوئے ہیں کہ حالتِ سفر میں ہیں
جہاں بھی ہیں غمِ ہستی کی رہگزر میں ہیں

ابھی کہاں ہے لبوں پر فدائے جاں کی صدا
ابھی تو ولولے منصروب بال و پر میں ہیں

www.FriendsKorner.com/Forum

پڑی ہے خاک ملائم صبیح چہروں پر
بلندیوں کے نشاں دفن کنج در میں ہیں

وہ سنگِ در سے لپٹنے کا راز کیا جانیں
جو آئینے کی طرح قید اپنے گھر میں ہیں

کہاں کہاں پہ رکھیں پنبۂ تسلّی ہم !
کہ اب تو روزنِ دیوار بام و در میں ہیں

☆

مِلا ہی تھا تو پھر اپنوں کی طرح مِلنا تھا
کہ اس سے تیری جُدائی کا دَورا چھّا تھا

میں اپنے آپ میں آؤں تو بات کر پاؤں
کہ اب تلک مرا ہمزاد مجھ میں رہتا تھا

مِرے بدن پہ گڑی تھیں ٹٹولتی نظریں
ہجومِ بردہ فروشاں تھا اور میں تنہا تھا

وہ لب جو وا بھی ہُوئے تھے تو یُوں لگا تھا مجھے
کہ سامنے مرے دریا تھا اور میں پیاسا تھا

خلا کے اجنبی رستوں میں کھو گیا خالدؔ
وہ چاند جو کبھی آنگن میں مرے اُترا تھا

www.FriendsKorner.com/Forum

☆

سائے پگھل رہے تھے
ہم ساتھ چل رہے تھے

لمحے جدائیوں کے
آنکھوں میں جل رہے تھے

تھیں منجمد نگاہیں
آنسو نِکل رہے تھے

سب کچھ وہی تھا لیکن
رستے بدل رہے تھے

یادیں تھیں یا کہ نشتر
سینے پہ چل رہے تھے

کیا کیا خیال تھے جو
دل کو مَسل رہے تھے

www.FriendsKorner.com/Forum

خالدؔ وہ جا رہا تھا
ہم ہاتھ مل رہے تھے

☆

پتیاں پھولوں کی بکھریں راستے کی ڈھال پر
آنسوؤں کے کچھ نشاں باقی بچے رومال پر

تو بھی آئینہ بکف زنجیر میں جکڑا رہا
میں نے بھی صدیاں گنوادیں دھڑکنوں کی تال پر

چند ہفتوں کی شناسائی میں یہ تو ہوگیا
وہ بھی کچھ کچھ سوچ لیتا ہے مرے احوال پر

وہ بھی کیا دن کہ جب تھا آسماں قدموں تلے
بادلوں کو جیسے حیرت تھی تمھاری چال پر

ایک روشن ثانیے کی یاد سب دُکھ لے گئی
کچھ تاسّف ہو رہا تھا کچھ کو بیتے سال پر

پہلے کچھ عرصہ تو خوش خوش کٹ گیا خالدؔ مگر
جم گئی جاکر نظر پھر آئینے کے بال پر

www.FriendsKorner.com/Forum

☆

درختوں سے جُدا ہوتے ہُوئے پتّے اگر بولیں
تو جانے کتنے بھُلے بِسرے افسانوں کے در کھولیں

اکٹّھے بیٹھ کر باتیں نہ پھر شاید میسّر ہوں
چلو ان آخری لمحوں میں جی بھر کر ہنسیں بولیں

ہَوا میں بس گئی ہے پھر کسی کے جسم کی خوشبو
خیالوں کے پرندے پھر کہیں اُڑنے کو پر تولیں

جہاں تھے متفق سب اپنے بیگانے ڈبونے کو
اُسی ساحل پہ آج اپنی اَنا کی سیپیاں رولیں

بھنّور نے جن کو لا پھینکا تھا اِس بے رحم ساحل پر
ہوائیں آج پھر اُن کشتیوں کے بادباں کھولیں

نہ کوئی روکنے والا نہ کوئی ٹوکنے والا۔۔۔!
اکیلے آئینے کے سامنے ہنس لیں کبھی رولیں

www.FriendsKorner.com/Forum

ھمدمِ دیرینہ

ہمدمِ دیرینہ ملتے ہیں تو دنیا کے دُکھوں میں عافیت کا اِک دریچہ
جگمگاتا ہے
خراب آباد کے تپتے ہُوئے صحرا میں اِک ٹھنڈی ہَوا کی لہر چلتی ہے
سنہری اور روپہلی خواہشوں کے جال پس منظر میں رہ جاتے ہیں
اور معصوم سا کومل سا بچّہ دھیان کی سرگوشیوں میں کھلکھلاتا ہے!

ہمدمِ دیرینہ ملتے ہیں تو کتنی بھُولی بِسری داستانیں یاد آجاتی ہیں
کچھ ہنسنے کو کچھ رونے کو
اور کچھ یونہی بس خاموش بیٹھے سوچنے کو
کل کے پودے اب تناور پیڑ ہیں
اور وہ تناور پیڑ جن کے نیچے ہم ساحر کی نظمیں اُونچی پڑھ کے
لذّت ڈھونڈتے تھے کٹ چکے ہیں
پر رفاقت کا گُلِ تازہ تو میری اور تمھاری سانس کی ٹہنی پہ اب بھی
مسکراتا ہے
ہمدمِ دیرینہ ملتے ہیں تو دُنیا کے دُکھوں میں عافیت کا اک دریچہ
جگمگاتا ہے

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

☆

زخم رِسنے لگا ہے پھر شاید
یاد اُس نے کیا ہے پھر شاید

پھر پرندے اُڑے ہیں شاخوں سے
اِک دھماکہ ہُوا ہے پھر شاید

جگنوؤں کی چمک لگی بڑھنے
راستہ کھو گیا ہے پھر شاید

سسکیاں گونجتی ہیں کانوں میں
گھر کسی کا جلا ہے پھر شاید

حاصلِ عمر کیا یہی کچھ ہے
یہ ابھی سوچنا ہے پھر شاید

درِ زنداں پہ پھر ہُوئی دستک
کوئی درد آشنا ہے پھر شاید

www.FriendsKorner.com/Forum

مُسکراتے ہیں دیکھ دیکھ کے لوگ
امتحانِ وفا ہے پھر شاید

☆

چارہ گر سارے پریشاں ہیں کہ یہ سب کیا تھا
زخم ہنستے تھے تو بیمار بھی ہنس پڑتا تھا

مُڑ کے دیکھا تو دراڑیں تھیں کئی چہروں پر
آئینے میں تو ہر اک شخص حسیں لگتا تھا

یہ مرے عہد کا منشورِ ستائش ٹھہرا
وہ جو اَب ہم میں نہیں ہے وہ بہت اچھا تھا

زہر اُترا تھا رگ و پے میں کسی خواہش کا
سانس لیتا تھا تو ہر مُوئے بدن ڈستا تھا

مہرباں رات تھی تنہائی کی جنّت مجھ پر
میں تھا احباب کے اشعار تھے سنّاٹا تھا

جانے کیا یاد اُسے آیا تھا اُس دن خالدؔ
آئینہ سامنے رکھ کر وہ بہت رویا تھا

www.FriendsKorner.com/Forum

☆

میں ایک عمر اُسے بحر و بر میں ڈھونڈتا تھا
جو میرے پاس تھا لوگوں کے گھر میں ڈھونڈتا تھا

مِلی مجھے بڑے سادہ مزاج لوگوں میں !
وہ چیز مَیں جسے اہلِ ہُنر میں ڈھونڈتا تھا

مرے رفیق اُسے مل کے لوٹ بھی آئے
میں نقشِ پا ہی ابھی رہگزر میں ڈھونڈ تا تھا

یہ کون شخص تھا شاخوں پہ گاڑ کر آنکھیں
کوئی نشان پرانا شجر میں ڈھونڈ تا تھا

مِلا تو آنکھوں میں بیگانگی بسائے ہُوئے
میں صبح و شام جسے شہر بھر میں ڈھونڈتا تھا

ہَوا کی کشتی پہ کاغذ کے بادباں لے کر
وہ جیسے کوئی مثلّث بھنور میں ڈھونڈتا تھا

www.FriendsKorner.com/Forum

☆

لہو بونے کو بھی جی چاہتا ہے
کبھی رونے کو بھی جی چاہتا ہے

مُرادوں سے جنھیں پایا ہو اُن سے
جُدا ہونے کو بھی جی چاہتا ہے

کوئی صدمہ ضروری تو نہیں ہے
یونہی رونے کو بھی جی چاہتا ہے

کھلی آنکھوں سے دیکھے سارے موسم
بس اب سونے کو بھی جی چاہتا ہے

شکستہ پائی بھی اپنی جگہ ہے
رہا ہونے کو بھی جی چاہتا ہے

اُسے پانا بھی اپنی زندگی ہے
اُسے کھونے کو بھی جی چاہتا ہے

www.FriendsKorner.com/Forum

☆

رخصت ہُوا تو بات مری مان کر گیا
جو اُس کے پاس تھا وہ مجھے دان کر گیا

بچھڑا کچھ اِس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اِک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

دلچسپ واقعہ ہے کہ کا اِک عزیز دوست
اپنے مفاد پر مجھے قربان کر گیا

کتنی سُدھر گئی ہے جُدائی میں زندگی
ہاں وہ جفا سے مجھ پہ تو احسان کر گیا

خالدؔ میں بات بات پہ کہتا تھا جس کو جان
وہ شخص آ کرش مجھے بے جان کر گیا!

☆

دوست بن کر بھی ہمارے نکتہ چینوں میں رہے
سانپ کتنے تھے کہ پنہاں آستینوں میں رہے

اُف وہ باتیں آنکھ کی پُتلی میں جو ٹھہری رہیں
ہائے وہ جذبے کہ جو مدفون سینوں میں رہے

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

وہ تو اپنے گھر کی چھت پر چاند بن کر رہ گیا
عمر بھر محبوس ہم تاریک زینوں میں رہے

آؤ خالدؔ سبطِ احمد اور ناسکؔ سے ملیں
ربط کا یہ تار شاید پھر نہ تینوں میں رہے

دوست

چند جملے تمھارے لیے بھی
تم کہ بادِ صبا کی طرح نرم و نازک ہو اور بادلوں کی طرح اَن چھوئی ہو
چند جملے تمھارے لیے بھی
یہ جو حرفوں کا لفظوں کا جُملوں کا سارا طلسمِ خفی ہے
یہ جو مصرعوں کی بازیگری ہے۔۔!
یہ جو مانگے کی سوچیں ہیں
اور یہ جو غزلوں میں نظموں میں جذبوں کے اظہار کا عجز ہے
یہ تو صدیوں کی لمبی مسافت کے سنگِ سفر ہیں
اِس مسافت کے سنگِ سفر جس کی کھٹنائیوں میں کوئی چاند چہرہ
نظر آئے تو قربِ منزل کی جیسے بشارت ملے
پر یہ سب لفظ ہیں۔۔!
اور تم جسم و جاں ہو حقیقت ہو زندہ حقیقت
تمھی نے کہا تھا
کہ چھٹی کے دن نرم بستر میں چھپ کر حسیں خواب بننا مری زندگی ہے!

www.FriendsKorner.com/Forum

☆

پھر ترے پاس ہوں اور کشمکشِ جاں بھی وہی
دل وہی درد وہی گریۂ حیراں بھی وہی

مسکراہٹ بھی اور اشکِ سرِ مژگاں بھی وہی
درد بھی غم بھی کسک بھی وہی درماں بھی وہی

ایسے گھُل مل سے گئے ہیں کہ ہوں پلکیں جیسے
میری آنکھیں بھی وہی خارِ مغیلاں بھی وہی

سارے اسباب مہیّا ہیں کہ غم بھی ہے ترا
سسکیاں لیتی ہوئی شامِ گریزاں بھی وہی

اِک وہ چہرہ ہے کہ دُھندلائے چلا جاتا ہے
سوزِ ہجراں بھی وہی، سلسلۂ جاں بھی وہی

کچھ حوالے ہیں جو تبدیل ہوئے ہیں خالدؔ
اُس کا دامن بھی وہی اپنا گریباں بھی وہی

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

☆

نہیں کہ منزلِ اظہار تک رسائی نہیں
کلیدِ عزم ابھی ہم نے آزمائی نہیں

کسی کو خندۂ جاں بخش دیں تو ہم کیسے !
ہمیں تو اپنے تبسّم سے آشنائی نہیں

یہ جُرم تو مجھے تسلیم ہے کہ میں نے کبھی
حدیثِ دل بطریقِ دگر سُنائی نہیں

نظر جو منزلِ موعود کی فصیل آئی
تو یہ کھُلا کہ ہمیں اذنِ رہنمائی نہیں

وہ اُس نے پڑھ کے نگاہیں بھی پھیر لیں خالدؔ
جو بات اپنی زباں پر ابھی تک آئی نہیں

☆

اُسے تو کھو ہی چکے پھر خیال کیا اُس کا
یہ فکر کیسی کہ اب ہوگا حال کیا اُس کا

وہ ایک شخص جسے خود ہی چھوڑ بیٹھے تھے
گھُلائے دیتا ہے دل کو ملال کیا اُس کا

تمھاری آنکھوں میں چھلکیں ندامتیں کیسے ؟
جواب بننے لگا تھا سوال کیا اُس کا

www.FriendsKorner.com/Forum

تمھارے اپنے ارادے میں کوئی جھول نہ تھا
کہو کہ ملنا تھا ایسا محال کیا اُس کا

وہ نفرتوں کے بھنور میں بھی مسکرا کے ملا
اب اس سے بڑھ کے بھلا ہو کمال کیا اُس کا

اب اس طرح بھی نہ یادوں کی کرچیاں چُنیے
نہ تھا فراق سے بہتر وصال کیا اُس کا

یہ سوچ کر نہ ملے پھر اُسے کبھی خالدؔ
کہ جانے ہوگا ندامت سے حال کیا اُس کا

☆

ہے کرب ہجر میں وہی جو ہے وصال میں
عقدہ کُھلا یہ ہم پہ کئی ماہ وسال میں

سوچا کیے کہ ٹوٹ نہ جائے کِسی کا دل
گزری ہے اپنی عمر اسی دیکھ بھال میں

تیرا وجود گر مری تکمیل ہے تو پھر !
یہ تشنگی سی کیا ہے ترے خدّ و خال میں

میں تیری اِس نگاہ کا کیسے جواب دوں
تو جو چھپا ہُوا ہے مرے ہر سوال میں

www.FriendsKorner.com/Forum

خالدؔ وہ بات اب تو اُسے یاد بھی نہیں
ہم جی کو خون کر گئے جس کے مَلال میں

تم نے بھی کون سا چاہا تھا مجھے!

تم نے بھی کون سا چاہا تھا مجھے
میری باتیں بھی غلط میرے ارادے بھی غلط۔۔!
بے وفائی کا یہ خود ساختہ بہتان بھی تسلیم مجھے
یہ بھی مانا کہ غمِ دہر جواں تھا تو غمِ جاں
کو مری آنکھ کے آنسو نہ ملے

جب زمانوں کی یہ بے مہر ہوائیں مری سوچوں کو جلا دیتی ہیں
میں سوچتا ہوں
جب غمِ دہر کی پلکیں تری جانب مری شدّت کو گھٹا دیتی ہیں
میں سوچتا ہُوں
جب کبھی اپنی جفائیں مجھے خود اپنی نگاہوں میں گرا دیتی ہیں
میں سوچتا ہُوں
تم نے بھی کون سا چاہا تھا مجھے۔!

www.FriendsKorner.com/Forum

جُدائی کا سال

بس اب تو خواب کی صورت ہے، آرزوئے طرب
وہ یاس ہے کہ تمنا محال ہے اب کے

مثالِ سنگِ سرِراہ ہم ہیں مہر بلب
ستم کشانِ وفا کا یہ حال ہے اب کے

کسے بتائیں کہ ہم ہیں ہُوئے جو کشتۂ شب
کہاں نظر کو بھی اذنِ سوال ہے اب کے

شکستِ ذات کے انمول ذائقوں کے سبب
خیال ہے نہ ہجومِ خیال ہے اب کے

نہ زخمِ جاں کی ضرورت نہ سیلِ غم کی طلب
کہ میرے پاس جُدائی کا سال ہے اب کے

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

اے شب ہجر تری خیر کہ ہم
کچھ تو دامن کو سجا لائے ہیں

اب اُنھیں چاہو
کہ جن کے واسطے تم نے مری چاہت کو اندھا غار سمجھا تھا۔۔!
اب اُنھیں دیکھو
کہ جن کے واسطے تم نے مری آنکھوں میں بجھتے دائروں کو
دیکھ کر سوچا تھا "یہ سپنے ادھورے ہیں!"
اب اُنھیں پُوجو!
کہ جن کے سبز چہروں پر تمھارے ذہن کی پرچھائیاں ہیں
اب انھیں چاہو، اُنھیں دیکھو، اُنھیں پُوجو!
کہ جن کے زرد ہاتھوں پر مرے جیتے لہو کے
سرخ دھبّے ہیں مگر ہونٹوں پہ میرے فن کی اور
تیری مدھر رعنائیوں کی داستانیں ہیں۔۔۔!

FRIENDSKORNER.COM

ایک شعر

www.FriendsKorner.com/Forum

کبھی تو دل سے کدورت مٹا کے مِل ظالم
کہ اب تو ایک زمانہ ہُوا ہے رنجش کو

تجدیدِ ملاقات

تم بچھڑ کر بھی مِری آنکھ کی پتلی میں رہے
اِس جدائی سے تو اچّھی تھیں ملاقاتیں ہی
اور یہ وقفۂ فرقت، غمِ فرقت کے سوا
لے کے آیا ہے نئے درد کی سوغاتیں بھی
اب اِسی درد کے پہلو میں بسر رات کریں
آؤ تجدیدِ ملاقات کریں ۔۔ !

☆

لہو اُچھال گیا ہے غبار آنکھوں میں
ابھی تلک ہے مگر کوئے یار آنکھوں میں

چڑھاؤ پھُول عقیدت کے اور جلاؤ دیے
کہ حسرتوں کے بنے ہیں مزار آنکھوں میں

تو اے غزالِ مسیحا نفس سنبھال مجھے
حنوط ہونے لگا تیرا پیار آنکھوں میں

کہو کہ ساعتِ وصلِ عذاب ہے کہ نہیں
ہے جان لب پہ تو بچھڑا دیار آنکھوں میں

www.FriendsKorner.com/Forum

میں کس حریفِ تمنّا سے منصفی چاہوں
کہ خاک جھونک گئے اپنے یار آنکھوں میں

کچھ ایسی ضرب رگِ جاں کو چھو گئی خالدؔ
کہ اشک آتے ہیں اب بار بار آنکھوں میں

☆

مہرباں کوئی نظر آئے تو سمجھوں تو ہے
پھول مہکیں تو یہ جانوں کہ تری خوشبو ہے

عقل تسلیم نہیں کرتی پہ دل مانتا ہے
وہ کوئی معجزہ ہے وہم ہے یا جادُو ہے

اب ترا ذکر کریں گے نہ تجھے یاد کبھی
ہاں مگر دل کے دھڑکنے پہ کسے قابو ہے

کچھ مزاج اپنا ہی بیگانہ ہوا جاتا ہے
ورنہ اُس شخص کی تو نرم روی کی خُو ہے

غم رگ و پے میں اُترتا ہے لہو کی صورت
درد پلکوں پہ لرزتا ہوُا اِک آنسو ہے

آج کچھ رنگ دگر ہے مرے گھر کا خالدؔ
سوچتا ہوں میں تری یاد ہے یا خود تُو ہے

www.FriendsKorner.com/Forum

☆

آئینے سے شمع گُل کرنا پڑے
کیا ہو پانی پر اگر چلنا پڑے

کیا ہو گر موجِ ہَوا کے ساتھ ساتھ
بادلوں کا لَمس بھی چکھنا پڑے

کیا ہو اپنا عکس گر ہنسنے لگے
کیا ہو خود سے بات گر کرنا پڑے

آزمائش کا یہ کیا انداز ہے
تجھ کو پانے کے لیے کھونا پڑے

جن کی قلمیں خود لگائیں تھیں کبھی
وہ شجر اب خود ہی کٹوانا پڑے

گاؤں کی چنچل ہَوا تجھ کو اگر
شہر کی سڑکوں پہ بھی چلنا پڑے

بات کس انداز سے کہنی پڑی
شعر کس عنوان سے لکھنا پڑے

لیلیٰ منزل دکھائی دے مگر
راستے میں جسم کی دنیا پڑے

www.FriendsKorner.com/Forum

گرمیٔ محفل سنائی دے مگر
اپنے بارے میں بھی کچھ سننا پڑے

دونوں بیٹھے مسکراتے ہوں مگر
درمیاں دیوار کھنچوانا پڑے

یا حوادث کی کڑکتی دھوپ سے
مرمریں پیکر کو سنولانا پڑے

کون جانے کب تجھے بھی بھول جاؤں
درمیاں کب سات اپنی آ پڑے

تہمتیں یاد آ رہی ہیں

رفاقتیں یاد آ رہی ہیں
میں غم کے بارِ گراں کو اپنے نحیف کاندھوں پہ تھامتا ہوں
کہ حسرتیں یاد آ رہی ہیں
تمام چہرے مری نگاہوں کے ذائقوں کو پکارتے ہیں
تمام آنکھیں سوال بن کر کھلی ہوئی ہیں
کہ ظلمتیں یاد آ رہی ہیں
میں اپنے چہرے پہ آنے والی رُتوں کا نوحہ ابھی سے پڑھ لوں
میں تیرے ماتھے کی سلوٹوں میں حکایتوں کی تلاش کر لوں

www.FriendsKorner.com/Forum

☆

جس کو پا کر ہم یہ سمجھے تھے کہ کچھ کھویا نہیں
وہ جو بچھڑا ہے تو جیسے کوئی بھی اپنا نہیں

وہ ابھی شاداب ہے جنگل کے پھُولوں کی طرح
اُس کے چہرے پر گئے موسم نے کچھ لکّھا نہیں

آج سے اِک دُوسرے کو قتل کرنا ہے ہمیں
تُو مرا پیکر نہیں ہے میں ترا سایا نہیں

میں نے کیسے پیارے پیارے لوگ سونپے تھے تجھے
اے غمِ جاں اے غمِ جاں یہ مری دنیا نہیں

میں اُسے کیسے پکاروں کس طرح آواز دوں
جس کو اپنا کہہ نہ پاؤں اور بیگانہ نہیں

آ کہ پہلے آبلوں کے زخم ہی تازہ کریں
اے مرے ذوقِ سفر اب کوئی بھی صحرا نہیں

www.FriendsKorner.com/Forum

ہم سفر بھی تھا مگر اذنِ شناسائی نہ تھا
وہ مرے پہلو میں تھا اور میں نے پہچانا نہیں

خودرَو گلابوں کی خوشبو

پُتلیوں نے کہا
ہم کہ آہُوئے رم خوردۂ زیست ہیں
تم نے دھاگوں کے سارے سرے اپنے ہاتھوں میں رکھے ہیں
اور غم کا بارِ گراں ہم نے بے جان چہروں پہ ایسے سجایا ہے
جیسے کہ بکھری چٹانوں پہ خودرَو گلابوں کی خوشبو عبث پھیلتی ہے
نہ ہم شہر یارِ زماں ہیں کہ زنجیر کھینچے کوئی
اور ہم دادرس بن کے اُنچے جھروکے سے اپنی انائے حکومت کو تسکین دیں
نہ ہم آرزوؤں کے کوہِ گراں ہیں
کہ جن تک رسائی تمھارے خیالوں کا ''عنقا'' وملجا وماویٰ ہے اور
اندھی آنکھوں کے خوابوں کی تعبیر ہے
(ایسے خوابوں کی تعبیر کب سچ بنی ہے۔۔!)
نہ اپنے بدن میں لہو کے سمندر رواں ہیں
کہ جن کی شفق رنگ لہریں، دھنک رنگ لہریں تمھارے خیالوں میں
اُڑتے پرندوں کے پر کھولتی ہیں
کہ ہم پُتلیاں ہیں
جنھیں صبحِ تخلیق سے وقت کی خشک لکڑی نے بے جان چہرے
ودیعت کیے ہیں
کہ ہم تو تمھارے بدن کے بھرے شہر میں صرف ان انگلیوں کے نشاں ہیں
کہ جن کے اشاروں پہ ہم ناچتی ہیں

www.FriendsKorner.com/Forum

نذرِ منیر

☆

اگرچہ خوف کے عالم میں خواب ختم ہُوا
لگا کہ روح پہ طاری عذاب ختم ہُوا

یہ مِلنا اور بچھڑنا ہے پانیوں کی طرح
کہ ایک لہر اُٹھی نقشِ آب ختم ہُوا

کِسی کو پڑھ لیا اِک ہی نشست میں ہم نے
کوئی ضخیم تھا اور باب باب ختم ہُوا

اگرچہ مرگِ وفا ایک سانحہ تھا مگر
میں خوش ہُوا کہ چلو یہ سراب ختم ہُوا

مہک ک ساتھ ہی رنگت بھی اُڑ گئی خالدؔ
بچھڑ کے شاخ سے خود بھی گلاب ختم ہُوا

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

☆

ناکام حسرتوں کے سوا کچھ نہیں رہا
دنیا میں اب دُکھوں کے سوا کچھ نہیں رہا

اِک عمر ہوگئی ہے کہ دل کی کتاب میں
کچھ خشک پتّیوں کے سوا کچھ نہیں رہا

یادیں کچھ اِس طرح سے سماعت پہ چھا گئیں
پچھلی رفاقتوں کے سوا کچھ نہیں رہا

لب سی لیے تو اپنے ہی کمرے میں یوں لگا
خاموش آئنوں کے سوا کچھ نہیں رہا

جذبے تمام کھو گئے لمحوں کی دھول میں
اب دل میں دھڑکنوں کے سوا کچھ نہیں رہا

میرے تنہائی کے دن تُم مجھے واپس کردو

www.FriendsKorner.com/Forum

میری یادوں کے اثاثے بھی مبارک ہوں تمھیں
میرے خوابوں میں جو زندہ تھے
وہ لمحے بھی تمھیں راس آئیں
میرے حصّے کی جو خوشیاں ہیں وہ مجھ سے لے لو
میرے تنہائی کے دن تم مجھے واپس کردو

چاندنی، پھول، ستارے، خوشبو
روشنی، رنگ، نظارے جگنو
جو بھی میرا تھا تمھارے لیے سب چھوڑتا ہوں
میرے تنہائی کے دن تم مجھے واپس کر دو!
ٹوٹ بکھرا ہے شجر سے کوئی سُوکھا پتّا
اس کو لے جائے کہاں جانے ہَوا کا جھونکا
کچھ تو دامن پہ دکھانے کے لیے باقی ہو
زخم کی چھاپ نہیں ہے کوئی دھبّہ ہو سہی
میرے تنہائی کے دن تم مجھ واپس کر دو

شبِ تارِ برشگال

وہ سامنے ہے
اور اُس کی آنکھوں میں قربتوں کے چراغ روشن ہیں
وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں سُلگتی پوروں
کے تند لہجے کو جانتی ہے
وہ جانتی ہے کہ یہ عظیم لمحے اُسے اور مجھے کہاں میسّر ہیں
وہ ثانیوں کی اُڑان کے دَور میں جی رہی ہے
وہ اپسرا نہیں ہے
کہ میرے اور اس کے درمیان خوابوں کی اور خیالوں کی دُھند ہو
جس کے اس پار میں نہ دیکھوں اور اُس پار وہ نہ دیکھے

www.FriendsKorner.com/Forum

کسے فراغت کہ بند آنکھوں سے عمر بھر کوئی

مانوس چاپ ڈھونڈے

کسے یہ فرصت کہ چاند راتوں کی لوریوں سے اُٹھے

شبِ تارِ برشگال دیکھے

کیا یہ کافی نہیں

کیا یہ کافی نہیں ہے

کہ اُس کنجِ لب سے

کسی مسکراہٹ کا روزن کُھلے

کوئی تازہ ہوا آئے مہکار برسے

وہ نرگس سی آنکھیں

کبھی اپنا دُکھ بھُول کر مسکرانے لگیں

کھلکھلانے لگیں

وہ شانوں پہ بکھری گھٹائیں

کبھی لہر میں آ کے خوشبو لٹانے لگیں

وہ ہوائیں کبھی گنگنانے لگیں

تو چمن میں کسی برگِ گُل پر ہَوا کی کسی موج پر

یا کسی گزرے لمحے کے دامن پہ اک ثانیے کے لیے میرا بھی نقش ہو

کیا یہ کافی نہیں ہے

کہ کوئے ہُنر میں

جہاں لفظ جذبوں میں ڈھلتے ہیں

www.FriendsKorner.com/Forum

اور رنگ شکلیں بدلتے ہیں
اور مجھ سے پہلے کے لوگوں نے اِک زندگی رات دن
لفظ اور رنگ کا حُسن دریافت کرنے میں تج دی ہے
مجھ بے ہُنر کا کوئی لفظ یا رنگ کی کوئی جنبش
بس اِک ثانیے کو
کسی چاند ماتھے پہ چمکے، کسی آنکھ میں مسکرائے
وہ ساعت پلٹ کر پھر آئے نہ آئے

شام

جب بچھڑتے ہیں
تو یوں لگتا ہے جیسے جسم کا حصّہ کوئی کٹ کر
صدا کرتا ہے
اور جیسے ہوا کی سسکیاں کہتی ہیں
ہاں تم میرے اپنے تھے
جب بچھڑتے ہیں
تو گزری ساعتوں کی روشنی ہم کو بلاتی ہے
فضا کہتی ہے
ہاں تم وہ پرندے تھے جو مجھ میں سانس لیتے تھے
مِری بانہوں میں تم اپنے بدن کے خواب بھرتے تھے
مری آنکھوں میں تم بیتی ہُوئی صدیوں میں اپنی خواہشوں کے لفظ
پڑھتے تھے

www.FriendsKorner.com

جب بچھڑتے ہیں
تو پتّے، پھول، پھل، پتّھر، شجر
گہرے سمندر، آسمان، دریا
کتابیں، اَن لکھی نظمیں، شگوفے
تتلیاں اور راستے فریاد کرتے ہیں
ہمیں سب یاد کرتے ہین

☆

پھر کوئی یاد آ گئی، جیسے
دل پہ بدلی سی چھا گئی جیسے

میری مجبوریوں کا ذکر ہُوا
زندگی تلمِلا گئی جیسے

دن ڈھلے طائروں کی اک ٹولی
رازِ ہستی بتا گئی جیسے

اس کی آمد کی بات تھی شاید
رہگزر جھلملا گئی جیسے

دھیمے لہجے میں بات ہونے لگی
شام کو نیند آ گئی جیسے

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

شب کی شیریں ادا گزرتے ہُوئے
زیرِ لب مسکرا گئی جیسے

نام اُس کا زبان پر آیا
جان لفظوں میں آ گئی جیسے

☆

منظروں کے لیے پنا ہیں دیں
شکر ہے اُس کا جس نے آنکھیں دیں

شکر ہے اُس کا جس نے سوچیں دیں
اور پھر سو چنے کو راہیں دیں

بیج دھرتی کی کوکھ سے پُھو ٹا
اُس نے دریا بنائے نہریں دیں

اُس کی رحمت زمین پر اُتری
اُس نے بارش کی آبشاریں دیں

اپنی قدرت کو آشکار کیا
تپتے صحراؤں کو بھی جھیلیں دیں

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

پھُول اُس نے بنائے، رنگ دیے
تتلیوں کو حَسیں قبائیں دیں

کیف بخش ہَوا کی موجوں کو
دھوپ کو روشنی کی لہریں دیں

☆

تمام شہر میں وہ نقشِ پا تلاش کروں
کہ آنکھ بند رکھوں اور ہوا تلاش کروں

ابھی تو ساری کہانی پسِ شبِ غم ہے
طلوعِ صبح کا عنوان کیا تلاش کروں

ابھی سپاٹ سے رستے پہ چلتا جاتا ہُوں
میں کھو چکوں تو کوئی رہنما تلاش کروں

نہ سُن سکوں کہ سماعت بھی قرض تھی مجھ کو
نہ دیکھ پاؤں تو آنکھوں میں کیا تلاش کروں

وجود مہکے تو غنچے بھلے لگیں مجھ کو
گھٹن سے نِکلوں تو موجِ صبا تلاش کروں

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum

اب اس سے بڑھ کے جنوں اور کیا دکھائے گا
کہ آئینوں میں ترا نقش پا تلاش کروں

ملے جو چشمِ بصیرت کبھی مجھے خالدؔ
تو اپنے آپ میں جنس وفا تلاش کروں

☆

خواب در خواب لکھ رہا ہُوں میں
اِک نیا باب لکھ رہا ہُوں میں

بہرِ احباب لکھ رہا ہوں میں
برسرِ آب لکھ رہا ہُوں میں

کاغذوں کی صلیب اُٹھائے ہُوئے
غم کے ابواب لِکھ رہا ہُوں میں

دلِ بیتاب ! اک ذرا مہلت
دلِ بیتاب ! لِکھ رہا ہُوں میں

حرفِ حق کی تلاش میں خالدؔ
حرفِ نایاب لکھ رہا ہُوں میں

www.FriendsKorner.com/Forum

☆

اب تو یوں لگتا ہے جیسے تجھے دیکھا ہی نہ تھا
جیسے بادل کبھی صحراؤں پہ برسا ہی نہ تھا

اب تو دھند لانے لگے ہیں تیرے چہرے کے نقوش
دونوں ہاتھوں میں اِسے جس طرح تھاما ہی نہ تھا

ہم کو یہ زعم کہ ہم بھی ہیں محبّت کے خدا
اور وہ شخص کہ شیشے میں اُترتا ہی نہ تھا

آشنائی کی یہ ہلکی سی جھلک بھی کیوں ہے !
یوں گزر جاؤ کہ جیسے کبھی دیکھا ہی نہ تھا

تجھ کو کھو بیٹھے تو یاد آیا کہ تُو اپنا تھا
تجھ کو پانے کا تو ہم نے کبھی سوچا ہی نہ تھا

FRIENDSKORNER.COM

☆

www.FriendsKorner.com/Forum

سفر کا ذوق ہی کچھ تو مسافروں میں نہ تھا
کچھ آرزو کا دفینہ بھی منزلوں میں نہ تھا

میں اپنے ہاتھ کو سنگسار کرنے نکلا ہُوں
نظر میں جادو تھا ایسا جو انگلیوں میں نہ تھا

فصیلِ شب پہ کھڑا ہوں یہ سوچتا ہوں میں
کہ پہلے اتنا اندھیرا کبھی گھروں میں نہ تھا

دمک تھی جس کی پسینے کی باس میں پنہاں
وہ جسم وجان کا گوہر سمندروں میں نہ تھا

تمام عمر بھلا کیوں وہ میرے ساتھ رہا !
جو دوست بن نہ سکا اور دشمنوں میں نہ تھا

کُھلے ہیں ہاتھ مرے کیوں کہاں ہے مُہرِ زباں؟
کہ اتنا گہرا سلیقہ تو رہزنوں میں نہ تھا

چلا گیا تری گلیوں سے دُور اب خالدؔ
وہ شخص شہر کے اچھے سخنوروں میں نہ تھا

☆

طلسم جب سے نہاں ہو گئے ہیں لہروں میں
میں ساحلوں پہ مقیّد ہُوا دوپہروں میں

نہ جانے کون سے جنگل سے اُٹھ کے آئے ہیں !
وہ لوگ جو مرے واقف بنے ہیں شہروں میں

www.FriendsKorner.com/Forum

تمہیں بلند بھی کر کے میں پستیوں میں رہا
میں سیڑھیوں کی طرح ہُوں تمھارے قدموں میں

بدن پہ اس کے نہیں اک بھی نقش ماضی کا
جسے میں ڈھونڈ رہا ہُوں پُرانے چہروں میں

تمام کھیل کی معراج بس وہ لمحہ تھا
سکوت کانپا تھا جب اُن شریر آنکھوں میں

میں زیروبم میں ابھی تک اسیر ہوں خالدؔ
کچھ ایسی حسنِ تکلّم تھا اُس کے سانسوں میں

☆

کسی کو دیکھوں تو ماتھے پہ ماہ وسال ملیں
کہیں بکھرتی ہُوئی دھول میں سوال ملیں

ذرا سی دیر دسمبر کی دھوپ میں بیٹھیں
یہ فرصتیں ہمیں شاید نہ اگلے سال ملیں

یہ شعر و شاعری سب ہے عطا ان آنکھوں کی
وہ اک نگاہ اُٹھائے تو سو خیال مِلیں

www.FriendsKorner.com/Forum

جو اپنے چہرے کو محفوظ دیکھنا چاہے
وہ کیا کرے کہ یہاں آئینوں میں بال ملیں

میں بے ہنر تھا سو حیرت میں گم ہُوا خالدؔ
کہ ہر قدم پہ یہاں لوگ با کمال ملیں

FRIENDSKORNER.COM
www.FriendsKorner.com/Forum